سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا، مشہور و معروف اخبار جسے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا ایک بازو قرار دیا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بدر

قادیان

دورِ جدید

ہفت روزہ

چہ غم باتو گر آئی چہار دقادیاں بینی
دو اہلبینی، شفا بینی، غرض دارالاماں بینی

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

چندہ سالانہ

حکومت اور والیانِ ریاست سے ..... ۱۰؍
امراء و رؤسا سے ... ۸؍
معاونین سے ... ۶؍
عوام سے ..... ۵؍
ممالک غیر سے ... ۱۲؍

مدیرِ اعلیٰ :-
شیخ یعقوب علی تراب
احمدی عرفانی

مدیرِ مسئول :-
شیخ محمود احمد عرفانی
مجاہد مصری

جملہ امور کی واپسی اور دفتر کے متعلق خط و کتابت دفتر اخبار بدر قادیان سے ہونی چاہیئے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جلد ۴۷ | مورخہ ۷، ۱۴ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۷، ۱۴ احسان ۱۳۲۲ھ ش | نمبر ۲۶،۲۵

سیرت حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی اشاعت سات سو تک پہنچ گئی ہے

میری علالت کی وجہ سے سیرت حضرت ام المومنین ایدہا اللہ بنصرہ العزیز کی اشاعت کے کام کو پوری توجہ سے نہیں کیا جا سکا۔ مگر میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ حضرت ام المومنین کی سیرت کا کام کامیابی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ تھوڑے عرصے میں سیرت کی اشاعت کے سلسلہ میں سات سو کتاب کے آرڈر بک ہو چکے ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ بہت جلد ایک ہزار کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ سیرت کی اشاعت میں ایسے لوگ بھی حصہ لے رہے ہیں۔ جن کی مالی حالت اگرچہ اس گرانی کے زمانے میں اتنی اچھی نہیں۔ مگر حضرت ام المومنین کی ذات سے عقیدت مندی اور محبت کا جذبہ انکو اس میدان میں آگے بڑھنے کے لئے اس سلسلہ میں

جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی

کی مثال پیش کرتا ہوں۔ جنگ کی گرانی کی وجہ سے بڑی بڑی معقول آمدنی رکھنے والے لوگ پریشان ہو رہے ہیں شیخ صاحب بہت قلیل سی پنشن پر گذارہ کر رہے ہیں۔ مگر ان کے دل میں حضرت ام المومنین کی ذات سے بڑی عقیدت ہے۔ وہ ایک زمانہ میں الدار کے اندر رہا کرتے تھے۔ اُن کے ہاں اس زمانہ میں لڑکیاں جوڑواں پیدا ہوئی تھیں۔ انکی پیدائش اور زچگی وہیں الدار میں ہوئی تھی۔ انہوں نے وہاں حضرت ام المومنین کی جس شفقت اور محبت کو دیکھا تھا وہ آجتک اسکے مزے لیتے ہیں۔ یہ واقعہ مفصل طور پر سیرت ام المومنین میں آجائے گا۔

الغرض

شیخ صاحب نے باوجود مالی تنگی کے مجھے ۳ کتابوں کا آرڈر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ میرے نزدیک ان کی تین کتابوں کی قیمت ۳۰ کتابوں کے آرڈر سے بھی زیادہ ہے۔

شیخ عبدالرحمن صاحب ہیڈ کلرک توشہ چھاؤنی

مکرمی شیخ عبدالرحمن صاحب ہیڈ کلرک ریلوے انجن شیڈ بڑے مخلص احباب میں سے ہیں وہ گذشتہ دنوں قادیان گئے ہوئے تھے۔ دفتر الحکم میں بھی گاہ بگاہ تشریف لایا کرتے تھے۔ ان کے علم میں جب سیرت حضرت ام المومنین کا معاملہ آیا تو انہوں نے بہت بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ اور انہوں نے جوشِ محبت میں مجھے ۲۰ کتابوں کا آرڈر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ اور دوستوں کو بھی تحریک کریں گے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ ضرور دوسرے احباب کو تحریک کر کے اس کتاب کی اشاعت میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں گے!

پیر نیاز احمد نصر اللہ

پیر نیاز احمد نصر اللہ صاحب میرے بچپن کے دوست اور میرے کلاس فیلو ہیں۔ انہوں نے باوجود مالی تنگی کے میری کتاب "مرکز احمدیت" کی دو جلدیں خریدی تھیں اور اب سیرت ام المومنین کے متعلق اظہارِ مسرت کرتے ہوئے پانچ کاپیوں کا آرڈر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

میرے لئے دعائیں!

مجھے بہت سے ایسے دوست ملے ہیں۔ جنہوں نے میری اس کتاب کا ذکر پڑھکر مجھے بتلایا کہ وہ میرے لئے اس کتاب کے صدقے میں دعا کرتے ہیں۔ مجھے خود بھی یقین ہے کہ اس کتاب کی تحریر کا کام میرے اندر ایک قوت و توانائی پیدا کر دیگا اور مجھے بیماریوں کی کشائش سے نکالکر صحت کے میدان میں لاکر کھڑا کر دیگا۔ اے خدا تو ایسا ہی فرما۔

میں اپنے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کتاب کی اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں اور میری مطلوبہ تعداد پانچ ہزار کو جلد پورا کر دیں۔ میں اس مضمون کی تحریر کے ساتھ سکندرآباد بغرض تبدیلی آب و ہوا روانہ ہو رہا ہوں خدا سے دعا ہے کہ یہ سفر میرے لئے ہر طرح خیر و برکت کا باعث ہو۔ آمین

محمود احمد عرفانی

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر، پبلشر و پرنٹر چھپکر دفتر الحکم تراب منزل قادیان سے شائع ہوا)

قادیان دارالامان

غیرتِ شمس و قمر اے سرزمینِ قادیاں
تجھکو حاصل ہے جنم بھومی کا احمدؑ کی شرف
چشمۂ علم و ہدیٰ اے قادیاں اُمّ القریٰ
ہیں تری تعریف میں سب بحر و بر رطب اللساں
گوہرِ نایاب ہے تیری زمیں کا ہر خزف
تیرے احمدؑ نے کیا پھر تازہ دینِ مصطفیٰؐ

مصلحِ موعود کی تو نے ہی کی نشو و نما
ہاں میرے محمود کی تو نے ہی کی نشو و نما

نسلِ ہادی نے تجھے آرام کی خاطر چُنا
تو نے پیدا کر دیئے بوبکر ایسے نیک خُو
تجھ میں اب بھی خالدِ جانباز سے ہیں تیغ زن
اور خدائے پاک نے اسلام کی خاطر چُنا
تیری گلیوں میں پھلے پھولے عمرؓ سے جنگجو
گود سے تیری ہوئے پیدا ہزاروں صف شکن

غلغلہ ہُو حق کا اٹھتا ہے ترے ایوان سے
تجھ میں دیجاتی اذانیں ہیں بلالی شان سے

خاک کا ہر ذرّہ تیری قابلِ تعظیم ہے
شوکتِ اسلام کی تو اب بھی ہے زندہ مثال
تیرے محرابوں پہ ہے اب بھی وہ اسلامی جلال
دفتروں میں تیرے ہاں اسلام کی تنظیم ہے
تیری دیواروں پہ ہیں ضو ریز ہمت اور کمال
تیرے باشندوں کو حاصل ہیں سبھی دینی کمال

تیرے مومن رہنِ ذکر ذاتِ سرمد کے لئے
تیری جانیں وقف ہیں دینِ محمدؐ کے لئے

تیرا ہر ذرّہ ہمیں دیتا ہے منزل کی خبر
مرجعِ اقوامِ عالم منبعِ علم و ہدےٰ
تو اخوت اور حمیت میں ہے اب بھی بے نظیر
دل دہل جاتا ہے کافر کا تصوّر سے ترے
مہرِ عالمتاب کی جھکتی ہے تجھ سے ہی جبیں
تیری ہر قندیل ہے تاریکیوں میں راہبر
تو نے دنیا کو دکھائی شانِ دینِ مصطفیٰؐ
نام سنکر کانپ جاتے ہیں ترا ظالم شریر
نوجوانوں میں ترے اب بھی ہیں دینی ولولے
ہے بجا تجھکو کہوں گر ہمسرِ عرشِ بریں

مَیں بھی تیری خاک سے اُلفت کا ہُوں امّیدوار
کاش بس جائے کبھی یہ دل کا اُجڑا سا دیار

(ارمغانِ احمدیت)

(ثاقب)

ٹیونیشیا کی فتح پر ہماری خوشی!

(۲)

جمیلہ پروین عرفانی کی قلم سے

نیا نظام

جو جرمنی اور اٹلی نے بنایا ہے۔ اس میں تمام عربی ممالک جن میں افریقہ۔ مصر۔ فلسطین۔ شام۔ عرب۔ عراق اور حبشہ وغیرہ شامل تھے۔ وہ تقسیم میں اٹلی کے سپرد کر دیئے گئے تھے۔

ان واقعات سے جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اندازہ لگائیے۔ کہ اگر لیبیا میں ان کو فتح ہو جاتی۔ تو ان ممالک کا کیا حشر ہوتا۔ ذرا چشمِ تصور سے اُن کی درندگی اور وحشت پر نظر تو ڈالئے!

جرمن لوگ اپنے آپ کو آرین النسل سمجھتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ دُنیا میں صرف آرین ہی ایسے لوگ ہیں۔ جن کا خون صاف ہے۔ وہ صرف اس لئے پیدا ہوئے ہیں۔ کہ دُنیا پر حکومت کریں اور تمام دُنیا ان کی غلام رہے۔ اس ذہنیت کا مظاہرہ جو اس نے روس۔ پولینڈ اور کریمیٹ میں کیا۔ آپ کے علم میں ہو گا۔ اس لئے میں اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتی۔

جرمنی اور اٹلی نے ٹیونس۔ الجیریا اور مراکش پر قبضہ کر کے تمام عالمِ اسلامی اور ممالکِ مشرقی کے امن کو خطرہ میں ڈالدیا۔ اگر خدانخواستہ افریقہ کی جنگ موجودہ نتیجہ کے خلاف ہوتی۔ تو مسلمانوں کی وہی حالت ہوتی جو لیبیا اور حبشہ کی ہوئی تھی۔ اس لئے ہمارے بادشاہ کی افواج ظفر موج کا ان ممالک کو فتح کرنا نہ صرف مشرقی ممالک کی حفاظت کی گارنٹی ہے۔ بلکہ تمام دُنیا کی۔

اور ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کا مقام یہ امر ہے۔ کہ بزدل جرمن کمانڈر انچیف ارلنم ہمارے ہندوستانی بھائیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ اور ٹیونیشیا کی جنگ میں ہندوستانی بہادر بڑی دلیری سے لڑے اور اس فتح میں ہمارا حصہ یقیناً بہت بڑا ہے۔ کیونکہ ہمیں اس میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ہندوستانی بہادروں کی قربانی دینی پڑی۔

خیر کچھ بھی ہو۔ اس فتح سے عربی ممالک اور مسلمان ایک خطرہ سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ خدا کرے یہ حفاظت دائمی ہو۔ آمین +

جمیلہ پروین عرفانی
قادیان

روایاتِ محمود

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

قسط سوئم!

(۱۰۱) ایک سٹیشن[1] کے پلیٹ فارم پر اپنی بیوی[2] یعنی (ہماری) والدہ کو ساتھ لئے ہوئے ٹہل رہے تھے۔ مولوی عبدالکریم صاحب خواہ مولوی تھے۔ مگر پچھلے زمانہ کے اثر کے ماتحت تھے۔ حضرت مولوی صاحبؓ[3] سے کہنے لگے۔ کہ دیکھو حضرت صاحبؑ یوں پھرتے ہیں۔ مخالف اعتراض کریں گے۔ ہماری ناک کٹ جائے گی۔ ہم کیا جواب دیں گے۔ آپ جاکر روکیں۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے فرمایا۔ کہ میں تو نہیں جاتا۔ آپ خود چلے جائیں۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب گئے۔ اور حضرت صاحبؑ کو آواز دیکر کہا۔ کہ حضرت! لوگ ہم پر اعتراض کریں گے۔ اور ہم اس کا کیا جواب دیں گے۔ ہماری ناک کٹ جائے گی۔

حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ مولوی صاحب! کیا آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہیں پڑھا۔ کہ آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے ساتھ صحابہؓ کے سامنے دوڑے تھے۔ اور فرمایا۔ یہ شریعت کا مسئلہ ہے۔ اگر آپ کی ناک کٹتی ہے تو چلے جائیں۔ مولوی صاحبؓ خاموش ہوکر واپس چلے گئے حضرت مولوی صاحبؓ نے پوچھا۔ کہ بتاؤ! کیا جواب ملا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب خاموش تھے[4]۔

(الفضل جلد ۹ نمبر ۳۶ صفحہ ۸۰۷)

(۱۰۲) یہ (تعلیم الاسلام ہائی سکول) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے قائم فرمایا تھا۔ کہ ہماری جماعت کے بچے خصوصاً اور دوسرے مسلمانوں کے بچے عموماً غیر مسلموں کے اثر سے محفوظ رہیں۔ اس سے پہلے ایک آریہ سکول ہوا کرتا تھا۔ اور ایک پرائمری سکول لوئر پرائمری تک ہوتا تھا۔ جو اب بھی ریتی چھلہ کے قریب موجود ہے[5]۔

سرکاری سکول لوئر پرائمری تک ہوتا تھا اور آریہ سکول میں اس سے اوپر کچھ جماعتیں ہوتی تھیں۔ اس وجہ سے مسلمانوں کے لڑکے اس میں داخل ہونے شروع ہوگئے۔ آریہ مدرس ہمیشہ کچھ نہ کچھ باتیں اسلام کے خلاف طلباء کے کانوں میں ڈالتے رہتے تھے اور ان کی اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچتی رہتی۔

اس سے تحریک ہوئی اور اپنا سکول کھولا گیا۔ چونکہ ان دنوں سکول کے جاری ہونے کے لئے زیادہ پابندیاں نہ تھیں۔ اس واسطے جلدی ہی یہ سکول جاری ہوگیا۔ اسکی عمارت بھی بہت بعد میں بنی۔ پہلے یہ سکول مدرسہ احمدیہ کی موجودہ عمارت میں ہوتا تھا[6]۔ اور صرف وہاں تک تھا۔ جہاں اب درزی خانہ ہے۔ اُس وقت اس کے چار کمرے تھے۔

آریہ سکول میں طلباء پر جو اثر ڈالا جاتا تھا۔ وہ تو بالکل ظاہر تھا۔ کہ وہ خاص طور پر ہندو مذہب کی تبلیغ کرتے تھے۔ لیکن سرکاری پرائمری سکول میں بھی آریہ مدرس اسلام پر حملے کرتے رہتے تھے۔ اس پرائمری سکول میں مَیں بھی کچھ عرصہ پڑھا ہوں۔ اُن دنوں کا ایک واقعہ مجھے اب بھی خوب یاد ہے۔ کہ ایک دن جب میرا کھانا آیا جس میں کلیجی کا سالن تھا۔ تو اسے دیکھ کر ایک طالب علم نے حیرانی سے اپنی انگلی دانتوں میں دبالی۔ اور کہا یہ تو ماس ہے۔ اور اس کا کھانا حرام ہے۔ اگرچہ آخر میں وہ شخص احمدی ہوا۔ اور مخلص احمدی ہوا۔ مگر اُس وقت اُس نے بڑی حیرانی کا اظہار کیا۔ بہرحال سرکاری سکول میں بھی اس قسم کا اثر ڈالا جاتا تھا۔ (الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۹ صفحہ ۵)

(۱۰۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدرسہ کے لئے دوسروں سے بھی چندہ لے لیتے اور فرماتے اس میں دوسروں کے بھی بچے پڑھتے ہیں۔ اس لئے کوئی ہرج نہیں۔ اسی طرح ہسپتال بنایا گیا۔ تو اس کے لئے چوہڑوں تک سے چندہ لیا گیا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۲۸ء صفحہ ۳۳۵)

(۱۰۴) (قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم کو مدرسہ احمدیہ سے ریٹائر ہونے پر جو پارٹی دی گئی۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا):-

شاید ان چند لوگوں میں سے میں بھی ایک ہوں۔ جنہوں نے اس زمانہ میں قاضی صاحب کو مدرسہ[7] میں پڑھاتے دیکھا ہے۔ جب مدرسہ نہایت ابتدائی حالت میں تھا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ شاید چند آدمی ہوں گے۔ شاید میں اس لئے کہتا ہوں۔ کہ مجھے پتہ نہیں میں ہیں یا نہیں۔ مجھے نظر کوئی نہیں آتا۔ جو اُس وقت کی تعلیمی کیفیات سے واقف ہوں۔

اُس وقت یہ عمارتیں (موجودہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ ناقل) نہ تھیں۔ بلکہ یہاں پانی ہوتا تھا اور اس جگہ لوگ نہایا کرتے تھے۔ اب بازار کی طرف جو کمرے ہیں وہ بعد میں بنائے گئے۔ اُس وقت نہ بنچ ہوتے تھے۔ نہ کرسیاں۔ نہ ڈیکس ہوتے تھے۔ نہ میزیں۔ صرف ٹپڑ (ٹاٹ) ہوتے تھے۔ اور وہ بھی ایلچن ملز کے بنے ہوئے نہیں۔ بلکہ عام ٹپڑ جو چوہڑے چمار بنا کر بیچتے ہیں۔ وہ عرض میں اتنے چھوٹے ہوتے ہیں۔ کہ اگر کوئی معمولی جسم والا انسان بھی اُن پر بیٹھے تو اُس کا آدھا جسم نیچے ہو۔ جانماز استاد کی جگہ ہوتی تھی۔ اس طرح اس سکول کی بُنیاد پڑی۔ اور اُس وقت قاضی صاحب پڑھانے کے لئے آئے۔ جس وقت قاضی صاحب یہاں تشریف لائے ہیں۔ اس سے پہلے غالباً امرتسر میں کام کرتے تھے۔ اُن کی یہاں ابتدائی تنخواہ اتنی تھوڑی تھی جو اب چپڑاسی کی بھی نہیں۔ اُنہیں ۹ یا دس روپے تب ملتے تھے۔ اور چپڑاسی کو گیارہ روپے اِن دنوں ملتے ہیں۔

اس رنگ میں سکول شروع ہوا۔ اور اس طرح قاضی صاحب نے کام کیا۔ جو آج اپنی عمر کا بڑا حصہ تعلیم میں گذار کر کارکن سمجھے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کے قریب ہی مگر قاضی صاحب سے بعد مولوی شیر علی صاحب آئے جو ۲۰ یا ۲۵ روپے تنخواہ لیتے تھے۔ یہ ذکر میں اس لئے کرتا ہوں۔ کہ باہر کے کچھ لوگ کہتے ہیں۔ قادیان والے باہر کے لوگوں کو کہتے ہیں۔ دین کے لئے قربانی کرو۔ مگر خود نہیں کرتے۔ حالانکہ یہاں کام کرنے والوں میں اب بھی ایسی مثالیں مل سکتی ہیں۔ کہ گریجوایٹ ہوکر ۲۵-۳۰-۴۰-۵۰ روپے تنخواہ پر کام کر رہے ہیں۔ اُس وقت قاضی صاحب اور مولوی صاحب جیسے کارکن تھے۔ جو اتنا قلیل گذارہ لیکر کام کرتے تھے۔

اُس وقت مجھے یاد ہے۔ ابتداء میں بہت تھوڑے طالب علم ہوتے تھے۔ جو ٹپڑ کھینچ کر ادھر اُدھر جہاں دُھوپ ہوتی کر لیتے تھے۔ میری عمر اُس وقت گیارہ سال کے قریب تھی۔ مگر اُس وقت کے نظارے مجھے ابھی تک یاد ہیں۔ (الفضل جلد ۱۳ نمبر ۷۱ صفحہ ۶)

(۱۰۵) آپ نے ۱۸۹۸ء میں لارڈ ایلجن (وائسرائے ہند کو لکھا تھا۔ کہ مذہبی مباحث کے لئے ایسے قواعد پاس ہونے چاہئیں۔ جن کی وجہ سے امن میں خلل واقعہ نہ ہو۔ اور اس کے متعلق کچھ تجاویز بھی پیش کی تھیں۔ لیکن اس وقت چونکہ ایسے حالات نہ تھے۔ اسلئے ان پر توجہ نہ کی گئی۔ مگر ۱۹۱۴ء میں ان کو تسلیم کرنا پڑا۔

(الفضل جلد ۴ نمبر ۷ صفحہ ۹)

(۱۰۶) ایک دوست نے سنایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ سیر کو جا رہے تھے۔ کہ آپؑ نے پان مانگا۔ منشی ظفر احمد صاحب نے پان دیا۔ جس میں زردہ پڑا ہوا تھا۔ آپؑ نے کھایا۔ تو قے ہوگئی۔ مگر اس خیال سے کہ دل شکنی ہوگی فرمانے لگے معدہ صاف ہوگیا۔ خوب قے آگئی ہے۔ منشی ظفر احمد جب یہ بات سُناتے تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۴ء صفحہ ۱۳۵)

(۱۰۷) وہ رحیم کریم انسان جو شفقت

---

[1] میاں معراج الدین صاحب مرحوم کی روایت ہے، کہ یہ سٹیشن لاہور کا تھا

[2] حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔

[3] حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

[4] غالباً یہ ملتان سے واپسی کے وقت کا واقعہ ہے۔

[5] چند سال ہوئے ڈسٹرکٹ بورڈ نے اسے توڑ دیا ہے۔

(خاکسار مرتب)

[6] اس سے بھی پہلے مرزا نظام الدین صاحب کے دیوان خانہ کے ایک کمرہ میں شروع ہوا تھا۔ (مرتب)

[7] جس وقت کا یہ ذکر ہے۔ اُس وقت مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول تھا۔ اور قاضی صاحب اسی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں شروع میں بطور معلم آئے تھے۔ (مرتب)

علیٰ خلق اللہ کا کامل نمونہ تھا۔ اور یقیناً اس کے منہ سے اور اس کی تحریروں سے ہم نے یہ بات معلوم کی ہے۔ کہ اسلام کی دو ہی غرضیں ہیں۔ ایک تعلق باللہ اور دوسری شفقت علیٰ خلق اللہ۔ وہ ہندوؤں سے ملتا ہے میسیحیوں سے ملتا ہے۔ لیکن مرزا سلطان احمد صاحب سے کبھی نہیں ملتا تھا۔ اور کئی دفعہ جب حضرت خلیفۃ اول رضؓ نے کوشش کی۔ کہ آپ کو ان سے ملائیں۔ تو آپ نے نہایت سختی سے انکار کر دیا۔ آخر مولوی صاحبؓ کو منع کر دیا کہ پھر ایسا ذکر نہ کریں۔ (القول الفصل صفحہ ۶)

(۱۰۸) مولوی عمر الدین صاحب نے بیان کیا کہ سلسلہ میں داخل ہونے سے پہلے میں مولویوں کا مداح تھا۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے تعلق تھا۔ ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور عبد الرحمن سیاح آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ کہ مرزا صاحبؑ کو چپ کرانے کی کیا تجویز ہو۔ عبد الرحمن نے کہا۔ میں بتاتا ہوں۔ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں۔ کہ میں مباحثہ نہیں کروں گا۔ اب انہیں مباحثہ کا چیلنج دے دو۔ اگر تو وہ تیار ہو گئے۔ تو انہیں کا قول یاد دلا کر نادم کیا جائے کہ ہم پبلک کو صرف یہ دکھانا چاہتے تھے۔ کہ آپ کو اپنے قول کا پاس نہیں۔ اور اگر مباحثہ سے انکار کیا۔ تو ہم یہ اعلان کر دیں گے۔ کہ دیکھو ہمارے مقابل پر آنے کا حوصلہ نہیں۔ میں (عمر الدین) نے کہا مجھے کہو تو میں انہیں جا کر مار آتا ہوں۔ جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔ اس پر وہ کہنے لگے۔ تمہیں کیا معلوم۔ ہم یہ سب تدبیریں کر چکے ہیں۔ کوئی سبب ہی نہیں بنتا۔ یہ سنتے ہی مولوی عمر الدین کہتے ہیں۔ کہ میرے دل میں حضورؑ (مسیح موعودؑ) کی صداقت کا اثر ہو گیا۔ (الفضل جلد ۸ نمبر ۵۳ صفحہ ۵)

(۱۰۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت کپورتھلہ اور غیر احمدیوں کا وہاں کی مسجد کے متعلق ایک مقدمہ ہو گیا۔ جس جج کے پاس یہ مقدمہ گیا وہ خود غیر احمدی تھا۔ اور مخالف تھا۔ اس نے اس مقدمہ میں خلاف پہلو اختیار کرنا شروع کیا۔ اس حالت میں جماعت کپورتھلہ نے گھبرا کر حضرت مسیح موعودؑ کو خطوط لکھے۔ اور دعا کے لئے درخواست کی۔ حضرت صاحبؑ نے ان کو جواب لکھا۔ کہ اگر میں سچا ہوں۔ تو مسجد تم کو مل جائے گی۔ مگر جج نے بدستور مخالفانہ روش قائم رکھی۔ آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھا۔ جس دن اس نے فیصلہ سنانا تھا۔ اس دن وہ صبح کے وقت کپڑے پہن کر اپنی کوٹھی کے برآمدہ میں نکلا۔ اور اپنے نوکر کو کہا کہ بوٹ پہنائے۔ اور آپ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ نوکر نے بوٹ پہنا کر فیتہ باندھنا شروع کیا۔ کہ یکلخت اسے کھٹ کی سی آواز سنائی دی۔ اس نے اوپر نظر اٹھائی تو دیکھا کہ اس کا آقا بے سہارا ہو کر کرسی پر اوندھا پڑا تھا۔ اس نے ہاتھ لگایا۔ تو معلوم ہوا۔ مرا ہوا ہے۔ گویا یکلخت دل کی حرکت بند ہو کر اس کی جان نکل گئی۔ اس کا قائم مقام ایک ہندو مقرر ہوا۔ جس نے اس کے لکھے ہوئے فیصلہ کو کاٹ کر احمدیوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

(سیرت المہدی حصہ اول بار اول صفحہ ۵۰-۵۱)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے حضور انورؑ کی اس روایت کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ:-

"مجھ سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے ذکر کیا۔ کہ میں ایک دفعہ کپورتھلہ گیا تھا۔ تو وہاں دیکھا کہ وہاں کی جماعت نے حضرت مسیح موعودؑ کی یہ عبارت کہ (اگر میں سچا ہوں تو یہ مسجد تم کو مل جائے گی۔) خوبصورت موٹی لکھوا کر اس مسجد میں نصب کرائی ہوئی ہے۔"

(۱۱۰) لدھیانہ کے علاقہ کے ایک شخص میاں نور محمد صاحب تھے۔ انہوں نے ادنیٰ اقوام میں تبلیغ اسلام کا بیڑا اٹھایا ہوا تھا۔ وہ خاکروبوں میں تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اور سینکڑوں خاکروب اُن کے مرید ہو گئے تھے۔ اور اُن کے بعض مرید بعض دفعہ یہاں بھی آجایا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ ہمارے پیر کے پیر ہیں۔ یہاں ہمارے ایک رشتہ میں چچا نے محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت اور آپ کے دعویٰ کا تمسخر اڑانے کے لئے اپنے آپ کو چوہڑوں کا پیر مشہور کیا ہوا تھا۔ اور اُن کا دعوےٰ تھا۔ کہ میں لال بیگ ہوں۔ ایک دفعہ بعض وہ لوگ جو خاکروب سے مسلمان ہو چکے تھے۔ یہاں آئے ہوئے تھے۔ اُنہیں حُقّہ کی عادت تھی۔ اُن صاحب کی مجلس میں جو انہوں نے حُقّہ دیکھا۔ تو حُقّہ کی خاطر اُن کے پاس جا پہنچے۔ ہمارے چچا نے اُن سے مذہبی گفتگو شروع کر دی۔ اور کہا۔ کہ تم مرزا صاحبؑ کے پاس کیوں آئے ہو؟ تم تو دراصل میرے مرید ہو۔ مرزا صاحبؑ نے تمہیں کیا دیا ہے۔ وہ لوگ اَن پڑھ تھے جیسے خاکروب عام طور پر ہوتے ہیں۔ آج کل تو پھر بھی خاکروب کچھ ہوشیار ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ آج سے چالیس سال پہلے کی بات ہے۔ اُسوقت یہ قوم بالکل ہی جاہل تھی۔ لیکن جب اُن سے ہمارے چچا نے سوال کیا۔ کہ مرزا صاحبؑ نے تم کو کیا دیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم اور تو کچھ نہیں جانتے۔ لیکن اتنی بات پھر بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ لوگ پہلے ہم کو چوہڑے کہتے تھے۔ لیکن مرزا صاحبؑ کے تعلق کی وجہ سے اب ہمیں مرزائی کہتے ہیں۔ گویا ہم چوہڑے تھے ان کے طفیل مرزائی بن گئے۔ لیکن آپ پہلے مرزا تھے مرزا صاحب کی مخالفت کی وجہ سے چوہڑے بن گئے۔

(الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۴۷ صفحہ ۳)

(۱۱۱) اگر ظاہری علم پر ہی فضیلت اور بزرگی کی بنیاد رکھی جائے۔ تو نعوذ باللہ دنیا کے سارے انبیاء کو جھوٹا کہنا پڑے گا۔ کیونکہ ان کا مقابلہ کرنیوالے علماء ہی ہوئے ہیں۔ . . . . . حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ان ہی لوگوں نے مقابلہ کیا جو اپنے آپ کو ظاہری علوم کے لحاظ سے بہت بڑا عالم سمجھا کرتے تھے۔ یہانتک کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نہایت حقارت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "منشی غلام احمدؑ" لکھا کرتے تھے۔ گویا آپ (نعوذ باللہ) صرف منشی ہیں۔ کہ دو چار سطریں لکھ لیتے ہیں۔ عالم نہیں ہیں۔ اور وہ اس بات پر بہت خوش ہوتے۔ کہ میں نے انہیں "منشی" لکھا ہے۔ مجھے یاد ہے۔ میں اُس وقت چھوٹا بچہ تھا۔ کہ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی نے کسی مجلس میں بیان کیا۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت تو یہ لکھا ہے۔ کہ مولوی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اس نے یہ لکھا ہے کہ وہ منشی ہیں۔ مجھے اس وقت بھی ان کی یہ بات بُری معلوم ہوتی تھی۔ اور آج بھی بُری محسوس ہوتی ہے۔

(الفضل جلد ۲۵ نمبر ۲۱۱ صفحہ ۴)

(۱۱۲) مولوی محمد حسین بٹالوی کی نسبت میں نے سُنا ہے۔ کہ اس کی بہت بڑی عزت کیجاتی تھی۔ جب وہ لاہور جایا کرتا تھا۔ تو ہندو دکاندار تک بھی تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ لیکن اب میں نے اپنی آنکھوں سے اُس کو دیکھا ہے۔ کہ اسٹیشن سے خود بوجھ اٹھائے جا رہا تھا۔ اور اسکو کوئی پوچھتا تک نہ تھا۔ (حقائق القرآن صفحہ ۱۱)

(۱۱۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جو دوست باہر سے آیا کرتے تھے۔ وہ مشکل مسائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کرتے تھے۔ اور اس طرح گفتگو کا موقعہ ملتا رہتا۔ اور بعض دوست تو عادتاً بھی سوال کر لیا کرتے تھے۔ اور جب بھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بیٹھتے۔ کوئی نہ کوئی سوال پیش کر دیا کرتے تھے۔ مجھے ان میں سے دو شخص جو اس کام کو خصوصیت سے کیا کرتے تھے۔ اچھی طرح یاد ہیں۔ ایک میاں معراج الدین صاحب عمرؓ اور دوسرے میاں رجب الدین صاحب جو خواجہ کمال الدین صاحب کے خسر تھے۔ مجھے یاد ہے۔ مجلس میں بیٹھتے ہی یہ سوال کر دیا کرتے تھے۔ کہ حضور فلاں مسئلہ کس طرح ہے؟ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مسئلہ پر تقریر شروع فرما دیتے۔

(الفضل جلد ۲۰ نمبر ۱۳۵ صفحہ ۵)

(۱۱۴) مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم کو جو میرے استاد بھی تھے۔ بوجہ اس کے کہ وہ اہلحدیث میں سے آئے تھے۔ بعض مسائل میں اختلاف تھا۔ ایک دفعہ یہ سوال زیر بحث تھا۔ کہ مجلس میں کسی بڑے آدمی کے آنے پر کھڑا ہونا جائز ہے یا نہیں۔ قاضی سید امیر حسین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ یہ شرک ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ آخر یہ جھگڑا اتنا طول پکڑ گیا۔ کہ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا۔

اُس وقت اگرچہ میں طالب علم تھا۔ مگر چونکہ مذہبی باتوں سے مجھے بچپن سے ہی دلچسپی رہی ہے۔ اسلئے میں ہی وہ رقعہ لیکر اندر گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں زبانی کہا یا تحریر کیا۔ مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔ خیال یہی آتا ہے۔ کہ آپ نے تحریر فرمایا۔ کہ دیکھو وفات کے موقعہ پر کوئی ایسی حرکت کرنا۔ جیسے دوہتڑ مارنا شریعت نے سخت ناجائز قرار دیا ہے۔ لیکن جہاں تک مجھے خیال ہے روایت تو صحیح یاد نہیں۔ آپ نے غالباً حضرت عائشہ رضؓ کا ذکر کیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر انہوں نے بے اختیار اپنے سینہ پر ہاتھ مارا۔

یہ روایت لکھ کر آپ نے تحریر فرمایا۔ ایک چیز ہوتی ہے تکلف اور بناوٹ۔ اور ایک چیز ہوتی ہے جذبۂ بے اختیاری۔ جو امر جذبۂ اختیاری کے ماتحت ہو۔ اور ایسا نہ ہو جو نص صریح سے ممنوع ہو۔ بعض حالتوں

ہیں وہ ب ہے۔ اور وہاں یہ دیکھا جائے گا۔ کہ یہ فعل کرنے والے نے کس رنگ میں کیا۔ سجدہ تو ہر حال منع ہے۔ خواہ کس جذبہ کے ماتحت ہو۔ مگر بعض افعال ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ بعض صورتوں میں تکلف اور بعض صورتوں میں جذبۂ بے اختیاری کے ماتحت صادر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد آپؑ نے تحریر فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص اس لئے کھڑا ہوتا ہے۔ کہ ایک بڑے آدمی کے آنے پر چونکہ باقی لوگ کھڑے ہیں۔ اس لئے میں بھی کھڑا ہو جاؤں تو وہ گنہگار ہوگا۔ مگر وہ جو بے قرار ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جیسے معشوق جب عاشق کے سامنے آئے تو وہ اس کیلئے کھڑا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس پر گرفت نہیں۔

(الفضل جلد ۲۰۔ نمبر ۱۲۸۔ صفحہ ۹)

(۱۱۵) انبیاءؑ کا دل بڑا شکر گذار ہوتا ہے۔ ایک معمولی سے معمولی بات پر بھی بڑا احسان محسوس کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں جب دن رات چھپتیں تو باوجود اس کے کہ آپؑ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے۔ لیکن جب کوئی شخص رات کو پروف لاتا تو اس کے آواز دینے پر خود اُٹھ کر لینے کے لئے جاتے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے۔ کہ جزاک اللہ احسن الجزاء اس کو کتنی تکلیف ہوئی ہے۔ یہ لوگ کتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔ حالانکہ آپؑ خود ساری رات جاگتے رہتے تھے۔

میں کئی بار آپؑ کو کام کرتے دیکھ کر سو گیا۔ اور جب کہیں آنکھ کھلی تو کام کرتے ہی دیکھا۔ حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ دوسرے لوگ اگرچہ خدا کے لئے کام کرتے تھے لیکن آپؑ ان کی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے۔ کیوں؟ اسلئے کہ انبیاءؑ کے دل میں احسان کا بہت احساس ہوتا ہے۔

(الفضل جلد ۴ نمبر ۱۳۔ صفحہ)

(۱۱۶) یہ کہنا۔ کہ سینما یا بائیسکوپ یا فونوگراف اپنی ذات میں بُرا ہے۔ صحیح نہیں۔ فونوگراف خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سُنا ہے۔ بلکہ اس کے لئے آپؑ نے خود ایک نظم لکھی اور پڑھوائی۔ اور پھر یہاں کے ہندوؤں کو بُلوا کر سُنائی۔ یہ وہ نظم ہے جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

پس سینما اپنی ذات میں بُرا نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب اخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی یا تعلیمی ہو۔ اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ میری یہی رائے ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء صفحہ)

(۱۱۷) ایک دفعہ اُمّ المومنین بیمار ہوئیں۔ اور قریباً چالیس روز تک بیمار رہیں۔ ایکدن حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ اس مسجد (مبارک) کے متعلق الہام ہے۔ مبارک! مبارک کُلُّ یَتَمَثَّلُ فِیْھَا مُبَارَکٌ۔ اس میں چل کر دوا دیدیں۔ آپؑ نے آکر دوا پلائی۔ دو گھنٹے کے اندر اُمّ المومنین اچھی ہو گئیں۔

(الفضل جلد ۸ نمبر ۶۱۔ صفحہ)

(۱۱۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ کہ آپؑ عربی میں عید کا خطبہ پڑھیں۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا جائے گا۔ آپؑ نے اس سے پہلے کبھی عربی میں تقریر نہ کی تھی۔ لیکن جب تقریر کرنے کے لئے آئے۔ اور تقریر شروع کی۔ تو مجھے خوب یاد ہے۔ گو میں چھوٹی عمر ہونیکی وجہ سے عربی نہ سمجھ سکتا تھا۔ مگر آپؑ کی ایسی خوبصورت اور نورانی حالت بنی ہوئی تھی۔ کہ میں اوّل سے آخر تک برابر تقریر سُنتا رہا۔ حالانکہ ایک لفظ بھی نہ سمجھ سکتا تھا۔

(حقیقۃ الرؤیا ۱۹۱۷ء صفحہ ۹۷)

(۱۱۹) اگر قرآن کریم کے بعد آسانی اور سہولت سے کوئی عبارت حفظ ہو سکتی ہے۔ تو یہی تقریر (خطبۂ الہامیہ) ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی۔ یہ حفظ کرنے کے لئے اسقدر اقرب ہے۔ کہ وہ دن جس میں ایسی تقریر (کی گئی تھی ابھی ڈوبا نہیں تھا۔ کہ چھوٹے چھوٹے بچے اس کے فقرے گلیوں میں دوہراتے پھرتے تھے۔ وجہ یہ کہ ایسی تقفیہ اور مسجع ہے۔ کہ بہت آسانی سے یاد ہو سکتی ہے۔

اُس وقت میری عمر بارہ برس کے قریب تھی۔ اور کئی بچے مجھ سے بھی چھوٹی عمر کے تھے مجھے یاد ہے۔ ہمیں اس تقریر کے کئی فقرے یاد ہو گئے تھے۔ اور تقریر کرنے کے وقت کے نقشہ کا ایسا اثر تھا۔ کہ بغیر اس بات کے علم کے۔ کہ سواری کا پڑھنے کے ساتھ خاص تعلق ہوتا ہے۔ ہم دیواروں کو گھوڑا بنا لیتے اور (اس کے) فقرات کو پڑھتے۔ اور ہم سمجھتے۔ کہ سواری سوان فقرات کو کوئی خاص مناسبت ہے +

(الفضل جلد ۷ نمبر ۲۳ صفحہ ۳)

(۱۲۰) ایک وہ بھی زمانہ تھا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مخالفین نے مسجد کا دروازہ بند کر دیا۔ اور آپؑ کئی دفعہ گھر میں پردہ کرا کر لوگوں کو مسجد میں لاتے۔ اور کئی لوگ اوپر سے ہو کر آتے۔ سال یا چھ ماہ تک یہ سلسلہ بند رہا۔ آخر مقدمہ ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے ایسے سامان کئے۔ کہ دیوار گرائی گئی۔ (الفضل جلد ۲۷۔ نمبر ۲۶ صفحہ)

(۱۲۱) میں چھوٹا تھا۔ مگر مجھے مندرجہ ذیل واقعہ اچھی طرح یاد ہے۔ اور اس لئے بھی واقعہ اچھی طرح یاد ہے۔ کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت رویاء کے ذریعہ خبر دی تھی۔ ایک دن ہم سکول سے واپس آئے۔ تو احمدیوں کے چہروں پر ملال کے آثار تھے۔ گول کمرہ اور دفتر محاسبہ کے درمیان جہاں مسجد کا دروازہ ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ہمارے بعض چچاؤں نے وہاں دیوار کھینچ دی ہے۔ اس لئے ہم اندر سے ہو کر گھر پہنچے۔ اور معلوم ہوا۔ کہ یہ دیوار اس لئے کھینچی گئی ہے۔ کہ تا احمدی مسجد میں نہ آسکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا۔ کہ ہاتھ مت اٹھاؤ۔ اور مقدمہ کرو۔ آخر مقدمہ کیا گیا۔ جو خارج ہو گیا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود نالش نہ کریں گے کامیابی نہ ہوگی۔

آپؑ کی عادت تھی۔ کہ مقدمات وغیرہ میں نہ پڑتے تھے۔ مگر یہ چونکہ جماعت کا معاملہ تھا اور دوستوں کو اس دیوار سے بہت تکلیف تھی۔ اس لئے آپؑ نے فرمایا۔ کہ بہت اچھا میری طرف سے۔ تم یہ کیا جائے۔ چنانچہ مقدمہ ہوا۔ اور دیوار گرائی گئی۔ فیصلہ سے بہت پہلے میں نے رویاء میں دیکھا تھا۔ کہ میں کھڑا ہوں۔ اور وہ دیوار توڑی جا رہی ہے۔ اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ بھی پاس ہی کھڑے ہیں۔ اور پھر ایسا ہی ہوا۔ جس دن سرکاری آدمی اسے گرانے آئے۔ عصر کے بعد ہی حضرت خلیفہ اول درس دیا کرتے تھے۔ سخت بارش آئی۔ اور ت خلیفہ اوّل بھی شاید بارش کی وجہ سے یا یونہی وہاں آکر کھڑے ہو گئے۔ اس دیوار کی وجہ سے جماعت کو مہینوں یا شاید سالوں تکالیف اٹھانی پڑیں کیونکہ انہیں مسجد تک پہنچنا مشکل تھا۔ پھر مقدمہ پر ہزاروں روپیہ خرچ ہوا۔ اور جماعت نے فیصلہ کیا۔ کہ خرچ کا کچھ حصہ ہمارے چچاؤں پر ڈال دیا جائے۔ کئی لوگ غصہ سے کہہ رہے تھے۔ کہ یہ بہت کم ڈالا گیا ہے۔ ان کو تباہ کر دینا چاہئے۔ جب اس ڈگری کے اجراء کا وقت آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گورداسپور میں تھے۔ آپؑ کو عشاء کے قریب رویاء یا الہام کے ذریعہ بتایا گیا۔ کہ یہ بار ان پر بہت زیادہ ہے۔ اور اس کی وجہ سے مخالف رشتہ دار بہت تکلیف میں ہیں[1]۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا۔ کہ مجھے رات نیند نہیں آئے گی۔ اسی وقت آدمی بھیجا جائے جو جا کر کہہ دے۔ کہ ہم نے یہ خرچ نہیں معاف کر دیا ہے۔ مجھے اس معافی کی صورت پوری طرح یاد نہیں۔ کہ آیا سب رقم معاف کر دی تھی یا بعض حصہ بچپن کا واقعہ ہے اسلئے اس کی پوری تفاصیل یاد نہیں رہیں۔ مگر اتنا یاد ہے۔ کہ فرمایا۔ مجھے رات نیند نہیں آئے گی۔ اسوقت کسی کو بھیجا جائے جو جا کر اُن سے کہدے یہ رقم یا اسکا بعض حصہ جو بھی صورت تھی تم سے وصول نہ کیا جائیگا۔ (الفضل جلد ۲۴۔ نمبر ۲۹ صفحہ)

(۱۲۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منارۃ المسیح کے متعلق اعلان کیا تھا۔ کہ جو شخص روپیہ دے گا۔ اُس کا نام منارہ پر لکھا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نام لکھا جانا بھی بڑی بات ہے۔ تاکہ اگلی نسلیں اُن کے نام یاد رکھیں۔

(الفضل جلد ۱۷۔ نمبر ۵۳ صفحہ)

(خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف۔ مرتب روایاتِ صحابہؓ)

---

[1] شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی روایت ہے کہ مرزا نظام الدین صاحب نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں خط بھیجا تھا جس میں اپنی سقیم حالت کا ذکر کرتے ہوئے ڈگری کی رقم سے معافی چاہی تھی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ فوراً نہیں رقم معاف کر دیجائے۔ اور ڈانکو ہی ان کو اس کی اطلاع کر دیجائے۔ (مرتب)

وصیتیں

وصیا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دیں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۶۷۱۲ ۔ منکہ فرحت بیگم بنت شیخ نیاز اللہ صاحب قوم شیخ قریشی عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ جہان پور۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت صرف میرا گذارہ میرے لیڈی ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے جو کچھ آمدنی ہوتی ہے اس پر ہے۔ جس کی اوسط بیس ۲۰ روپے ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ اس آمدنی سے اگر کچھ بچا کر میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ بناؤں اور میری وفات کے وقت وہ میری ملکیت ہو تو اس کے ساتویں حصہ کی مالک بھی بصورت وصیت حصہ جائداد کے صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو اس کے ادا کرنے سے انکار نہ ہوگا۔ یہ چند حروف بطور سند لکھ دیئے ہیں۔ المرقوم ۱۵ مئی ۱۹۴۳ء مطابق ۱۵ ہجرت ۱۳۲۲ ہش۔ گواہ شد۔ خلیق احمد پسر موصیہ بقلم خود۔ ۱۵ مئی ۱۹۴۳ء۔ العبد فرحت سلطانہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام احمد بدو ملہوی (موصیہ کا بہنوئی) بقلم خود۔ ۱۵ مئی ۱۹۴۳ء +

نمبر ۶۵۹۳ ۔ منکہ سکینہ بیگم زوجہ منشی سراج الدین صاحب قوم ارائیں عمر تقریباً ۶۵ سال ساکن کانپور ڈاکخانہ خاص ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱) میرا ایک مکان جو مجھے خاوند کی طرف سے مہر میں ملا ہے۔ موضع خانپور ڈاکخانہ سرہند ریاست پٹیالہ میں ہے۔ میں اس کی رقم اندازاً ایک ہزار روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

اس کے علاوہ اس وقت میرے پاس کوئی زیور یا جائیداد نہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں کوشش کروں گی۔ کہ اپنے مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تاکہ میرے مرنے تک میرے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے

(۲) میرا گذارہ بچوں کی آمد پر ہے۔ فقط۔ الامتہ سکینہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ سراج الدین خاوند موصیہ بقلم خود۔ ۱۱ جنوری ۱۹۴۳ء۔ گواہ شد۔ بشیر احمد شاد احمدی۔ حلقہ مسجد مبارک قادیان۔

نمبر ۶۷۱۲ ۔ منکہ نور بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم زمیندار پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب ڈاکخانہ شہر سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22/4/43 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

زیور طلائی۔ نفیسیاں یک جوڑی وزن تین تولہ۔ (۲) کانٹے یک جوڑی وزنی یک تولہ۔ (۳) سوئی وزنی و مندری دو عدد ہر سہ وزنی یک تولہ چھ ماشہ گیارہ رتی۔ کل زیور وزنی ۵ تولہ چھ ماشہ گیارہ رتی ہے۔ جس کی قیمت بوقت ادائیگی وصیت کی رقم کے مطابق نرخ بازار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

اس کے علاوہ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر بذمہ میرے خاوند کے ہے۔ اس کی ادائیگی پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں گی۔ میرے مرنے پر اسکے علاوہ جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ 22/4/43 العبد۔ نور بیگم موصیہ ۲۲/۴/۴۳۔ گواہ شد۔ چوہدری نذیر احمد خاوند موصیہ ۲۲/۴/۴۳ گواہ شد۔ محمد حسین والد موصیہ شہر سیالکوٹ۔ بقلم الہدتا محاسب شہر سیالکوٹ ۲۲/۴/۴۳ +

نمبر ۶۷۱۳ ۔ منکہ نذیرا احمد ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم باجوہ زمیندار پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خاں ڈاکخانہ لیسر ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22/4/43 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری موجودہ غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ملازمت پر ہے۔ جس کی تنخواہ مبلغ ۶۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اس تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ میں ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور خدا کے فضل سے تنخواہ کی بیشی کی صورت میں اس حصہ رسدی سے چندہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد بصورت غیر منقولہ میرے قبضہ میں ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی + بقلم الہدتا محاسب۔ گواہ شد۔ الہدتا محاسب انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ۔ ۲۲/۴/۴۳۔ العبد نذیر احمد Lins. Ch. Nazir۔ بقلم خود حال سیالکوٹ۔ Ahmmm. A.S.M. B. Supply Depart. B. Company. Ferooze pore Cantt گواہ شد۔ غلام حسین نمبردار احمدی محلہ اراضی یعقوب بقلم خود ۲۲/۴/۴۳ +

نمبر ۶۷۱۴ ۔ منکہ صلاح بی بی بنت شہابل قوم کھرل پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن کالیہ ڈاکخانہ بھکی ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میرے پاس مبلغ ایک سو پچیس روپے نقد اور بارہ عدد بالیاں نقرئی قیمتی مبلغ چھ روپیہ ہیں۔ انکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ضلع گورداسپور کرتی ہوں۔ جو جائیداد اس کے علاوہ میری وفات پر ثابت ہو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔

اس موجودہ جائداد کا حصہ وصیت نقد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ فقط۔ گواہ شد۔ بقلم سید سعید احمد طالب علم نہم اے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ الامتہ۔ نشان انگوٹھا صلاح بی بی بنت شہابل قوم کھرل ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ۔ ڈاکخانہ بھکی۔ گواہ شد۔ بقلم سید لعل شاہ احمدی امیر جماعت آبنہ ڈاکخانہ بھوئیکے ضلع شیخوپورہ

نمبر ۶۷۱۵ ۔ منکہ رحمت اللہ ولد بوڑا قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن دارالسعتہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰۵۰۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے:۔

رہائشی مکان خام پھمبیاں ضلع ہوشیارپور مالیتی -/۵۰ روپیہ۔ ایک حویلی مالیتی -/۱۰۰ روپیہ۔ چھ کنال زمین موروث دفعہ ۶ مالیتی -/۱۰۰ روپیہ۔ کل -/۲۵۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جائداد مذکورہ کا میں دفعہ ۶ کا موروث ہوں اس لئے میں اس جائداد کو کسی جگہ نہ تو فروخت کر سکتا ہوں اور نہ ہی رہن۔ اس لئے میں بجائے زمین دینے کے اس کی قیمت مذکور مبلغ -/۲۵۰ کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دوں گا۔ اسکے علاوہ میری جو آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔

گواہ شد۔ احسان اللہ ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب موصوف موصی۔ احسان اللہ بقلم خود۔ العبد۔ رحمت اللہ ولد بوڑا محلہ دارالسعتہ پھمبیانوالہ۔ سابق امیر جماعت احمدیہ پھمبیاں۔ رحمت اللہ بقلم خود مہاجر۔ ۵/۴۳۔ گواہ شد۔ محمد سعید اللہ محلہ دارالسعتہ۔ محمد سعید اللہ احمدی بقلم خود۔ موصی نمبر ۴۱۱ ۵/۴۳

نمبر ۶۷۱۸ ۔ منکہ مبارکہ خاتون زوجہ حاجی محکم الدین صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر چھتالیس سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چکوال ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم۔ حال ۱۸/۱ 75 کالج سٹریٹ کلکتہ۔ ڈاکخانہ بہو بازار سٹریٹ۔ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مارچ ۱۹۴۳ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد صرف ایک مکان ہے۔ جو کہ چکوال محلہ خواجگان میں واقع ہے۔ اس کی قیمت اندازاً بارہ سو ۱۲۰۰ روپیہ کے قریب ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ مجھے چالیس ۴۰ روپے ماہوار برائے خرچ خانہ داری ملتے ہیں۔ اس کا اور باقی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہی ہوگی۔ الامتہ۔ صابرہ خاتون زوجہ حاجی محکم الدین صاحب۔ صابرہ خاتون بقلم خود۔ گواہ شد۔ حاجی محکم الدین صاحب خاوند موصیہ۔ محکم الدین احمدی حال کلکتہ ۱۸/۱ کالج سٹریٹ۔ گواہ شد۔ ملک محمد طفیل احمدی ساکنہ منصور پور ڈاکخانہ مکیریاں ضلع ہوشیارپور ۲۸/۳/۴۳

نمبر ۶۷۲۰ ۔ منکہ عبدالرحیم ولد میاں محمد قوم پراچہ پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں اور جائداد منقولہ پانسو روپیہ نقدی موجود ہے۔ اور اسکے علاوہ

اسباب خانہ داری اثاث البیت وغیرہ موجودہ ہے۔ مگر اس کی مالکہ میری اہلیہ ہے۔ اور میری اہلیہ کا حق مہر پانسو روپیہ ہے۔ جو واجب الادا ہے۔ اور قرضہ دادنی دریافتنی کوئی نہیں۔ اور تجارت کا کام چھوٹ چکا ہے۔ اور ہوزری میں کام کرتا ہوں۔ اور میری آمد غیر معین ہے۔ اب میں بحق مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی جائداد مذکور کے دسویں حصہ (۱/۱۰ حصہ) کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات پر میری جائداد کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اور اگر میری وفات پر میری کوئی اور جائداد ہوگی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ۱۴ ۵/۴۳

گواہ شد۔ غلام حیدر سیکرٹری امور عامہ محلہ دار الرحمت قادیان ضلع گورداسپور بقلم خود۔ العبد۔ عبد الرحیم پراچہ ساکن قادیان محلہ دار الرحمت۔ بقلم خود عبد الرحیم پراچہ گواہ شد۔ لعل خان احمدی گجراتی دار الرحمت قادیان

نمبر ۶۷۲۱۔ منکمہ امۃ الرحیم زوجہ مولوی روشن الدین احمد قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن حال وارد احمدیہ دار التبلیغ مکیریاں ڈاکخانہ مکیریاں ضلع ہوشیارپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۴/۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد غیر منقولہ بالکل نہیں۔ صرف مہر جو بصورت زیورات مبلغ ۲۰۰/- روپیہ وصول کر چکی ہوں۔ زیورات کی تفصیل:۔

انام۔ آدھ تولہ سونا۔ بھگتیاں ۷ عدد۔ تولہ سونا۔ کلپ ۲ عدد۔ آدھ تولہ سونا۔ نتھ۔ سوا تولہ سونا۔ بند ۲ عدد۔ تین تولہ چاندی۔ چوڑیاں ۸ عدد چاندی۔ ۸ تولہ چاندی۔ پہنچیاں ۲ عدد۔ تین تولہ چاندی۔ پٹڑیاں دو عدد۔ ۵ تولہ چاندی۔

زیورات کے لحاظ سے موجودہ گرانی کے مطابق جتنی قیمت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر کسی قسم کی جائداد وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصے کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی فقط

خاکسار امۃ الرحیم۔ گواہ شد۔ روشن الدین احمد احمدی مولوی فاضل۔ واقف زندگی۔ مجاہد تحریک جدید قادیان مقیم احمدیہ دار التبلیغ مکیریاں ضلع ہوشیارپور خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد اسماعیل قادیانی مجاہد تحریک جدید احمدیہ دار التبلیغ۔ حال ویروواں ضلع امرتسر +

نمبر ۶۷۳۰۔ منکہ احمد مسعود نصر اللہ خاں۔ (چوہدری)، ولد چوہدری احمد شکر اللہ خاں صاحب قوم جٹ۔ پیشہ زمینداری۔ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ڈسکہ کلاں۔ ڈاکخانہ ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ حیات ہیں۔ میری موجودہ آمدن مبلغ اٹھارہ ۱۸ روپے ماہوار ہے۔ اور جس قدر بھی مجھے جیب خرچ ملتا رہے گا۔ میں ان سب کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات کے بعد جو میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ یہ حروف میں بطور وصیت تحریر کر رہا ہوں۔ نیز میری آمدن جس قدر ترقی کریگی اور جس قدر اضافہ میری آمدن میں ہوگا۔ بندہ صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیتا رہے گا۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراؤں گا۔ تو وہ میری جائداد میں سے منہا کیا جائے گا۔ العبد۔ احمد مسعود نصر اللہ ولد چوہدری شکر اللہ خاں بقلم خود۔ گواہ شد۔ صوبیدار عبد الوہاب پریذیڈنٹ ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ۔ انبالہ چھاؤنی۔ گواہ شد۔ خاکسار فضل الٰہی عفی اللہ عنہ مہاجر قادیان۔ حال مذہبی اوستاد ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ احمدیہ کمپنی ۴/۴۳ + ۱۰

نمبر ۶۷۲۸۔ منکہ مرزا محمد شریف بیگ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل قصور ولد مرزا حاکم بیگ* قوم مغل۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۵۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن گڑھی شاہدولہ گجرات۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء بروز جمعۃ المبارک حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

(۱) میرے پاس اس وقت مبلغ تیرہ صد روپیہ نقد بنک میں جمع ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو نقد ادا کر دوں گا۔

(۲) میری تنخواہ اس وقت مبلغ ۱۶۲/۸/- روپیہ ماہوار ہے جس میں سے علاوہ انکم ٹیکس۔ پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۱۵/- روپیہ ماہوار منہا ہوتا ہے۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

(۳) جو رقم جائیداد پیدا شدہ پر بمد وصیت ادا ہوتی رہے گی۔ وہ رقم حصہ وصیت سے منہا تصور ہوگی۔

(۴) میرے مرنے کے بعد جو جائیداد علاوہ قرض وغیرہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ مرزا محمد شریف بیگ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل قصور ۳۰ ۴/۴۳۔ گواہ شد۔ حاکم بیگ موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ گجرات۔ پنجاب۔ گواہ شد

Mr. Siddiq Beg Sanitary Inspector Kasur.

مرزا محمد صدیق بیگ سینٹری انسپکٹر قصور۔

نمبر ۶۷۲۳۔ منکہ ہاجرہ بی بی زوجہ چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن دار السعۃ قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ زیور و نقدی مالیت یکصد روپیہ ہے۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ وفات کے وقت اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مہر خاوندی کی طرف سے وصول ہو چکا ہوا ہے۔ مورخہ ۵ رمئی ۱۹۴۳ء۔

العبد۔ نشان انگوٹھا ہاجرہ بی بی اہلیہ چوہدری رحمت اللہ صاحب دار السعۃ قادیان۔ گواہ شد۔ محمد سعید اللہ احمدی محلہ دار السعۃ موصی نمبر ۴۱۱ ۵/۴۳۔ گواہ شد۔ خواجہ معین الدین محلہ دار السعۃ ۵/۴۳ +

نمبر ۶۷۲۴۔ منکہ شناء اللہ ولد چوہدری شکر اللہ صاحب قوم جٹ بٹر پیشہ کاشتکاری عمر ستائیس ۲۷ سال۔ تاریخ بیعت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء ساکن کرتو ڈاکخانہ کرتو ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ر ۱۵ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

جو کہ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ میرے دو ۲ اور بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ جن کا نام چوہدری عنایت اللہ خانصاحب و چوہدری عطاء اللہ خانصاحب ہیں۔ ہماری مشترکہ کل زمین چھتیس ۳۶ گھماؤں ہے۔ اور میرے حصہ میں باراں گھماؤں زمین ہے۔ جس میں سے میں نے اپنی تین ہمشیرہ صاحبان کو چار گھماؤں زمین بحکم شریعت دیدی ہے۔ باقی میرے حصہ زمین آٹھ گھماؤں ہے۔ اور دو مکان مشترکہ ہیں جنکا تیسرا حصہ میری ملکیت میں ہے۔ اور کل زمین کی قیمت اسوقت چودہ ہزار چار سو ۱۴۴۰۰ ہے۔ اس میں سے میری ملکیت جو آٹھ گھماؤں کی ہے۔ اس کی قیمت مبلغ تین ہزار دو سو ۳۲۰۰ روپیہ ہے۔ اور مکانوں کی قیمت کل اس وقت تین سو روپیہ ہے اس میں میرے حصہ میں کی قیمت ہے۔ جو کہ کل قیمت نو سو ۹۰۰ روپیہ دونوں مکانوں کی تھی۔ اور میرے پاس مال مویشی جو کہ اس وقت ہیں اُن کی قیمت کل تین سو ۳۰۰ روپیہ ہے۔

متذکرہ بالا جائداد جسکی قیمت تین ہزار آٹھ سو روپیہ ہے۔ اس کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اسکے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کا بھی دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کا اقرار کرتا ہوں۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد۔ چوہدری شناء اللہ احمدی ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ چوہدری شناء اللہ احمدی ساکن کرتو۔ ضلع شیخوپورہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ احمدی۔ امیر جماعت شاہ مسکین۔ گواہ شد۔ حکیم محمد الدین شاہ بقلم خود شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ +

نمبر ۶۷۳۲۔ منکہ محمد شریف ولد غلام محمد صاحب قوم ارائیں۔ سکنہ کلیانپور چک ۴۳ گوب ڈاکخانہ ضلع لائلپور کا ہوں۔ میں بلا جبر و اکراہ باہوش و حواس خمسہ مندرجہ ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں میری ماہوار آمدنی اس وقت مبلغ اٹھارہ روپیہ ۱۸/- روپیہ ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں اپنی ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراؤں تو وہ میری جائداد میں سے منہا کیجاویگی۔ فقط۔

العبد۔ محمد شریف ولد غلام محمد ضلع لائلپور حال مقیم انبالہ چھاؤنی ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ۔ بی کمپنی۔ پلاٹون ۱۱ لانس نائیک ۲۳۲۴۹۔ محمد شریف بقلم خود۔ گواہ شد۔ خاکسار فضل الٰہی عفی اللہ عنہ مہاجر قادیان۔ حال مقیم مذہبی اوستاد ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ۔ احمدیہ کمپنی و سیکرٹری تعلیم و تربیت چھاؤنی انبالہ۔ ۴/۴۳ ۲۱۔ گواہ شد۔ خاکسار غلام یٰسین اوورسیر جنرل سروس کمپنی قادیان۔

نمبر ۶۷۳۱۔ منکہ پیر محمد ولد محمد بخش قوم جٹ پنوں

پیشہ ملازمت - عمر ۲۷ ½ سال تاریخ بیعت شروع نومبر ۱۹۳۲ء - ساکن فتووالی - سوہل خورد - ڈاکخانہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات صوبہ پنجاب - بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اس وقت والد صاحب کی موجودگی میں منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے - سوائے میری ماہوار تنخواہ کے جو مبلغ اٹھارہ روپیہ ہے - مَیں اپنی اس ماہوار آمد کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اور انشاء اللہ تعالیٰ میں تازیست اس حصہ ½ ماہوار آمد کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - اور میری وفات پر اگر کوئی متروکہ ورثہ میرا ثابت ہوگا - تو بھی اس کے ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور مَیں اپنی آمد اور جائداد کی کمی وبیشی کی اطلاع انشاء اللہ تعالیٰ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں بھیجتا رہونگا - العبد - (پیر محمد ولد محمد بخش ضلع گجرات) حال مقیم انبالہ چھاؤنی ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ - بی کمپنی - پلاٹون ۱۱ سپاہی ۲۳۲۳۵ - پیر محمد بقلم خود -

Pir Mohd. Sep No. 23235.
Pl. No. 11. B. Coy. 15/5 Punjab Regt. Ambala Cantt.

گواہ شد - خاکسار فضل الٰہی عفی اللہ عنہا جمعہ قادیان حال مذہبی استاد ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ وسیکرٹری تعلیم و تربیت انجمن احمدیہ ہذا - چھاؤنی انبالہ - گواہ شد عبدیدار عبدالوہاب پریذیڈنٹ ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی - بقلم خود -

نمبر ۶۶۷۲ - منکحہ امتہ الکریم بلقیس زوجہ فدا محمد خاں قوم بلوچ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی - ساکن سہارن پور - ضلع خاص - صوبہ یو - پی - حال دہلی - بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۵-۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

(۱) اس وقت میری کوئی جائداد نہیں - سوائے مندرجہ ذیل کے :-

ایکہزار روپیہ حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے - نقسیاں طلائی ورنی ڈھائی تولہ قیمتی (۱۲۰) ایکسو بیس روپیہ - پن طلائی وزن پونا تولہ قیمتی چالیس ۴۰ روپیہ کانٹے طلائی وزن سات ماشے قیمتی بتیس ۳۲ روپے - انگوٹھیاں طلائی دو عدد قیمتی چھتیس روپے - پاؤزیب نقرئی وزن ۳۴ تولے قیمتی ۲۴ روپے - کل میزان مبلغ ۱۲۴۲ - ایکہزار دوسو بیالیس روپے بنتے ہیں - اس کے ½ حصہ کی وصیت کرتی ہوں -

(۲) اگر میرے مرنے پر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو - اس کے ½ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی -

(۳) اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ جائداد کی قیمت کے طور پر کروں - تو وہ کل رقم واجب الادا سے منہا سمجھی جائیگی -

خاکسارہ - امتہ الکریم بلقیس اہلیہ فدا محمد خاں بی اے

گواہ شد - خاکسار عبدالکریم احمدی عفا اللہ عنہ (والد موصیہ) ملازم ملٹری کونٹس ڈیپارٹمنٹ لکھنؤ - حال وارد قرولباغ نئی دہلی - ۵/۴۳ - گواہ شد - خاکسار فدا محمد (خاوند موصیہ) سپلائی ڈیپارٹمنٹ - Supply Deptt. Main Sectt. Jasalmere House New Dilhi

نمبر ۶۶۷۴ - منکحہ امتہ الہادی بنت میاں محمد مستقیم صاحب - پیشہ طالب علمی - عمر ۱۵ ½ سال پیدائشی احمدی - ساکن انبالہ شہر - ڈاکخانہ انبالہ شہر - تحصیل انبالہ ضلع انبالہ - بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے جس کی مَیں واحد مالک ہوں - (۱) سنگر سیونگ مشین مالیتی مبلغ -/۱۹۶ روپے - (۲) کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی مبلغ -/۵۰ روپیہ - (۳) دست بند نقرئی ۱۰ تولہ مالیتی مبلغ -/۱۰ روپیہ - (۴) نیز مجھے دس روپیہ یکروپیہ ماہوار بطور جیب خرچ منجانب والد ملتا ہے -

لہٰذا مَیں اپنی جائداد مندرجہ ضمن ۱ تا ۳ کا ½ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان وصیت کرتی ہوں - نیز ضمن ۴ کے جیب خرچ ½ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - مَیں انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کروں گی - کہ اپنی حیات میں اپنی وصیت کی ادائیگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں - بصورت دیگر صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا - کہ وہ میری جائداد سے وصول کرے اور میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا بلکہ اس کی پابندی لازمی ہوگی - (۵) نیز جو میری جائداد علاوہ اسکے جو اوپر درج ہے ثابت ہو - اس کے بھی ½ حصہ کی حقدار اول صدر انجمن احمدیہ ہوگی - (۶) گو شرعاً مجھے وصیت کا حق حاصل ہے - اگر کوئی قانونی روک مانع ہو تو میری وصیت کی ادائیگی کی ذمہ واری قبل از ۱۰ سال محترم والدم میاں محمد مستقیم صاحب انسپکٹر پریس کنٹرول انبالہ پر ہوگی - (۷) اللہ تعالےٰ سے دعا ہے - کہ میری اس وصیت کو قبول فرماوے اور مجھے اس کے پورا کرنیکی توفیق دے - اور احمدیت کی غرض اور نصب العین کو پورا کرنیکی توفیق دے - آمین - وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ - رَبَّنَا تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔

دستخط موصیہ - امتہ الہادی بقلم خود - ۱ - گواہ وصیت - عزیزہ امتہ الہادی کی وصیت کی ادائیگی کا قبل از ۱۰ سال مَیں ذمہ لیتا ہوں - انشاء اللہ تعالےٰ - محمد مستقیم بقلم خود - مورخہ ۱۶/۲/۴۳ - ۲ - گواہ وصیت - کریم بخش بقلم خود - محررہ محمد مستقیم بی اے - ایل ایل بی -

نمبر ۶۶۹۱ - منکحہ صدیق احمد ولد حافظ تصدق حسین صاحب قوم شیخ قریشی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن بریلی - یو - پی - بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں ہے - جس کے نصف حصہ کا مَیں مالک ہوں - اس کی اندازاً قیمت نوسو ساٹھ روپے ہے - جس کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اگر مَیں یہ روپیہ اپنی زندگی میں ادا کردوں یا اس کا کچھ حصہ ادا کردوں - تو وصیت میں منہا کردیا جاوے - اس کے علاوہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ½ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک تصور ہوگی - میری ماہانہ آمد پانچ روپے ہے - جس پر ½ کی وصیت کرتا ہوں - زیادتی پر بڑھا دونگا - العبد - صدیق احمد بقلم خود - گواہ شد - فخر راحمد شاہجہانپوری بقلم خود - گواہ شد - اقبال علی غنی +

نمبر ۶۶۹۲ - منکحہ ایم - عبدالرشید خاں ولد صاحب خاں صاحب مرحوم قوم خانزادہ پٹھان پیشہ پنشنر عمر ۶۶ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۰۶ء ساکن لکھنؤ - حال موضع بھنڈورہ ڈاکخانہ بشارت گنج ضلع بریلی - یو - پی - بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری موجودہ آمدنی پنشن کی ہے - جو کہ اب مبلغ پچاس روپے سات آنے ملتی ہے - اس کا ½ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - اسکے علاوہ میری اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے - مکان مسکونہ اور ایک باغ اور کچھ زرعی زمین بنام میری اہلیہ خود ہے - علاوہ ازیں اگر میری وفات کے بعد کوئی ملکیت ثابت ہو تو انجمن ہذا کو حق ہے کہ اس میں سے اپنا حصہ وصول کرلے - پس مَیں اپنی آمد کا ½ حصہ یعنی مبلغ پانچ روپے ماہوار انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا - وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ - العبد - ایم عبدالرشید خاں احمدی ریٹائرڈ پوسٹماسٹر بقلم خود - گواہ شد - اقبال علی غنی - گواہ شد مختار احمد شاہجہانپوری +

نمبر ۶۶۹۳ - منکحہ محمد یوسف ولد حافظ سخاوت حسین قوم شیخ قریشی پیشہ تجارت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت ۱۰/۴ ساکن بریلی - یو - پی - بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گذارہ تجارت کی ماہوار آمد پر ہے - جو تقریباً تیس روپے ماہوار ہے - مَیں اسکے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا - اگر میری آمد میں زیادتی ہوگی تو اسکا بھی ½ حصہ ادا کرونگا - اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد - محمد یوسف عفی عنہ بقلم خود - گواہ شد - اقبال علی غنی - گواہ شد مختار احمد شاہجہانپوری بقلم خود

نمبر ۶۶۹۴ - منکحہ عبدالرحمن خان ولد حافظ ملک محمد صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر اکتالیس سال سات ماہ - پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اسوقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائداد نہیں ہے میرا گذارہ ماہانہ تنخواہ پر ہے - جو کہ مبلغ پچیس روپے ماہوار ملازمت مجھے ملتے ہیں - اس کے علاوہ ایکروپیہ سینکڑہ کمیشن دکان کی فروخت پر ملتا ہے - جو کبھی پانچ کبھی چھ روپیہ تک ہوجاتا ہے - مَیں اپنی مذکورہ بالا آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں - کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا نیز یہ اقرار کرتا ہوں - کہ اگر بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد - عبدالرحمن خان بقلم خود -
گواہ شد - ڈاکٹر محمد احمد
گواہ شد - احسان علی عفی عنہ قادیان +